

AKHBAR
OUDH PUNCH
جلد ہشتم
Volume, VIII
1923
LUCKNOW.
۱۹۲۳
اودھ پنچ
مطبع ممتاز المطابع وکٹوریا اسٹریٹ لکھنؤ سے باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین چھپکر شائع ہوا۔

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

چھ صاحب حکیم نسخے ... کتاب مجربات شفائی
... عام بیماری ...
... نسخے ...
... قیمت ...
المشتہر منیجر دفتر چراغ حکمت علی گڑھ شہر یو پی

طب یونانی - ویدک

ہومیو پیتھک - ہائڈرو پیتھک
کی تعلیم اور سرٹیفکٹ حاصل کرنے کے سہل
قواعد و علاج غسل کے قواعد و فہرست کتب و
سامان اودھ پنچ کا حوالہ دے کر مفت طلب کیجیے
پرنسپل گورنمنٹ رجسٹرڈ ہائڈرو پیتھک
انسٹیٹیوٹ میرٹھ

طاقت ... اور نامردی کے لیے

مدن منجری گولیاں

یہ دوا ... سال سے تمام ہندوستان میں شہرت پا چکی ہے ...
... قیمت ... علاوہ محصول -
منت منت

وید و دیا

... مطلب ... کی کتاب ... محصول ڈاک منگائیے ... ایجنٹوں کی ضرورت ہے - ملنے کا پتہ
راج وید ناراین جی کیشو جی ہیڈ آفس جام نگر
کاٹھیاوار برانچ بمبئی کلکتہ مدراس

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا
سدھا سندھو
بلا قربان کی دوا

... نہایت مفید ... قیمت ... محصول معاف -
... مفت دے گا -

دودھ ... کی دوا
... قیمت ... ڈاک خرچ معاف -

بال سدھا
... قیمت ... ڈاک خرچ ...
بڑی فہرست منگانے پر ہر ایک کو مفت دے گی ہر شہر میں
ایجنٹوں کی ضرورت ہے -
پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا

قصہ ہے یا ظرافت کی جان

اردو میں آج تک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

جھمیلو

یہ پر از ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع
ہوتا رہا ہے - اس کے صفحات بطور وقائع علیحدہ
بھی مرتب کیے گئے ہیں - ابتدائے ۱۹۲۳ء
سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں
نے سلسلہ ... کر لیا ہوگا - لیکن سنہ ... اور
... خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا
سے ناواقف ہوں گے - یہ مرتب فائل ان کے
اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے -
قیمت ... علاوہ محصول ڈاک ...
مشتہر
منیجر اودھ پنچ

فرنچ طلا

کمزوری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور ...
... پیدا کرتا ہے - خوشبودار اور لذیذ بھی ہے
... ہرگز کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے - اور ...
... قیمت ... روپیہ
... مع محصول ڈاک -
مابرل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۳۹۸
رنگون ملک برہما

سیاحت ظریف

یعنی
منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی
کا
منظوم سفرنامہ عراق
عجب دلچسپ نظم ہے ... شاعری ...
... قیمت ...
المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شاعری جزو لیست از پیغمبری

لکھنؤ کے مشہور قادر الکلام خوش گو شیریں بیان شاعر
جناب پیارے صاحب رشید مرحوم کے
حالات زندگی مع تصویر المسمی بہ حضرت رشید
مع انتخاب مرثیہ و رباعی و قصیدہ و
غزل و سلام وغیرہ مولفہ سید آغا شہر
لکھنوی نہایت محنت سے فراہم کیے گئے ہیں
آپ خاندان میر انیس مرحوم کے ایک موقر فرد
تھے یہ کتاب سفید چکنے کاغذ پر واضح خط
میں صفائی کے ساتھ چھاپی گئی ہے - مذاق
سخن کے مختلف نمونے اس میں موجود ہیں
ادب اردو کے نازک پہلو دکھائے گئے ہیں -
قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک
المشتہر
منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۹ نمبر ۳۹
مضامین غیر
مجریہ ۱۲ و ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۳ء

مجموعۂ خیال

ریل کی کھڑکھڑاہٹ ابر کی گھڑگھڑاہٹ پہیوں کی کھٹاکھٹ میں حالیہ ہوا!

ہاں گیا کوئی خم کے خم غٹ غٹ
رہ گیا میں نہ پی سکی تلچھٹ
فتح لڑنے میں کھا گئی گھونگھٹ
بھاگی میدان سے لے کے گھبراہٹ
خیر ہو یا الٰہی۔ وہ نٹ کھٹ
کر رہا ہے بُری طرح سے جھپٹ
ماری ترکوں نے بڑھ کے وہ پالٹ
گئی یونانیوں کی تلی پھٹ
شیخ صاحب بھی روز پیتے ہیں
جاکے بھٹی میں خام کو غٹ غٹ
لاٹ دادے وہ بن گئے ہیں آج
ہائے کل تک جو قوم کے تھے نٹ
کون سنتا تھا غیر کی باتیں
لاکھ ہانکا کیا وہ زبٹ زپٹ
عشق بازی سے اُن کے باز آئے
کون لے مُفت اپنے سر جھنجھٹ
بعد مردن بھی قبر پر میرے
ہے ناکامیوں کا ہے جمگھٹ
بھاگا میدان سے چھوڑ کر ہتھیار
صاف کہتی ہے اُس کی گھبراہٹ
کھا کے ٹھوکر گرا جو وہ بدخو
مانت بھڑاسے گئے۔ گئے سرپٹ
گئے لالہ بھنسٹری کے لیے
دو جہاں کولی نٹ نٹ کھٹ

سلہ وہ ڈر گئے ہیں۔

لنگا پھرا گئی جشم مال
بن کے صاحب پہن لیں جاکٹ
کھات ہے روز روز قسم کلاں
لڈو پیڑا کی جا سے ہے بسکٹ
فرق تحصیل ہوئے سب گاؤں
ایسی گھوڑدوڑ کی بھی کھٹ پٹ
شوق نے پھر لگائے پیٹ سے پاؤں
وصل کی شب جو آیا وہ نٹ کھٹ
اس ادا سے وہ بیٹھے محفل میں
جیسے رکھا ہو کاٹ کا ڈیوٹ
ختم شد سلسلۂ جنگ و جدال
لیک بعد ہزار اٹ سٹ پٹ

راقم
سرکوب فتح پوری

ریش کی خیر نہیں جعد بھی محفوظ نہیں

ڈیر پنچ۔ شدھی اور تبلیغ کی چیرہ دستیوں سے داڑھیوں اور مونچھوں کے بال بیچ قینچی کی سرکردگی میں آجکل گلی کوچوں کی خاک چھانتے یا ہوا کھاتے پھرتے ہیں ؎

ہم ہوگئے گو ورشتے سے جدا
نگاہ پر پستی ست لگا ہے بہ تو

چہروں اور سروں سے جدا ہونے کے بعد ان میں کسی قسم کی مغائرت و منافرت نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ وہ سب ہم آہنگی کے ساتھ اپنی بربادی کی نوحہ خوانی کرتے ہوئے ہوا کے رخ گذرگاہوں کی رفت و روب میں سرگرم کار پائے جاتے ہیں۔

اس نظارہ نے ذرا دیر کے لیے مجھے محو خیال بنا دیا۔ چنانچہ میں نے اسی عالم بیخودی میں موہائے پریشاں سے سوال کیا کہ کہو اب کیسی گزرتی ہے۔ انھوں نے زبان حال سے جواب دیا کہ اس صورت جہیں عالم میرس۔ ہماری بالکل یہی کیفیت ہوئی کہ

دونوں کی ضد نے خاک میں ہم کو ملا دیا

شدھی کے تیز استرے نے داڑھیوں کا صفایا بولا اور تبلیغ کی برق دم مقراض نے چوٹیوں کی قطع و برید میں عجیب صفائی دکھائی۔ وہی مثل ہوئی۔

"خس کم جہاں پاک"

ہندو مسلم اتحاد کی سرزمین پہ یہ زلزلہ آیا کہ عمارت موافقت کی سربلند دیواریں منہدم و مسمار ہو گئیں۔ دونوں قوموں کے مابین نفاق کے دشوار گذار اور ناقابل عبور غارہائے عمیق حائل ہوگئے۔ آتش بغض و حسد شعلہ زن ہوئی۔ خرمن اتفاق قنائی اتحاد جل گیا۔ دو سربرآوردہ و ہمسایہ اقوام کے درمیان ہندو مسلم علامات (چوٹی۔ داڑھی) کے نقصان سے پھوٹ پڑ گئی مگر ہم تراشیدہ بال ہیں کہ جو سروں اور چہروں سے بیدخل کیے جانے کے بعد باہم مخلوط و متحد یک بادام دو مغز ہو گئے اور پیر فانوں تکبیر گر ہوا کے گھوڑوں پر سوار ہوکے اپنی پریشانی کے ساتھ فریقین کی کم فہمی کا اعلان کرتے پھرتے ہیں اور نہایت ہی وثوق سے اس امر کی پیشینگوئی بھی کرتے جاتے ہیں کہ اگر یہی سلسلہ رہا اور ہماری جنس (اور جید محاسن) کے حق میں ایسا ہی ناروا سلوک جائز رکھا گیا تو ملاحظہ فرمائیے گا کہ مستقبل قریب میں دونوں فریق صید بادہ آماج مصائب ہوکے اپنی شاندار ہستیوں کو ذلیل و حقیر بنا دیں گے۔ اُس وقت نہ حضور لارڈ ریڈنگ بہادر کی دریا دلی کام آئیگی اور نہ زبانی ہمدردی کارگر ثابت ہوگی۔ بس یہ کہ وہ جاپان کی زلزلہ سے تباہی نہ ہوگی جو زر علیہ السلام کے طفیل اور ریلیف فنڈ کی تائید سے رو باصلاح ہو جائے بلکہ وہ عبرتناک قومی بربادی ہوگی کہ جسکی درستی ناممکن ثابت ہوکے اغیار کی خندہ زنی و نقیحانی کا باعث ہوگی۔

اتنے میں بالوں کو ہوا اُڑا لے گئی خیال نے پلٹا کھایا! اب سوچتا ہوں تو بالوں کی خیالی پیشگوئی ٹھا صین و مہاربان شدھی اور تبلیغ کے لیے ایک بیش بہا نصیحت و بروقت صلاح نیک ہے۔ چہرے کی جھاڑی (ریش مبارک) اور مفرق شریف کی جاروب (چوٹی) کی حجامت سے باز آکے فریقین کو یکدلی کے ساتھ منزل گاہ سوراج کی جانب عزیمت فرما ہونا چاہیے اور اگر جانبین کو یہی حجامتی و موتراشی کا نیا پیشہ یا مشغلہ مقبول خاطر ہو تو بسم اللہ۔ آزادی و خود مختاری کی وہ لالی شانی کی

دم میں دم باندھ کے یہ شعر با آواز بلند پڑھنا چاہیے کہ

بھساں در ہمیشہ پیدا ئی
بڑھ گئے بال مر گئے نائی

ناک رکھیے۔ اگر خدانخواستہ بہشت میں کسی کی تیغی چلی تو گویا ناک کٹ گئی۔ پھر کیا تماشا جیا بنے، محال کی پھبتی چسپاں۔ اجی سرراج کی ابھی نہیں ناک کی سلامتی مقدم ہے۔

راقم سمیر بیگم تسنیم گوروی

چہ میگوئیاں

کونسل کی ممبری اور بیاہ

جب سے اُمیدواروں کے سر میں ممبر بازی کی ہوا سمائی ہے اُس وقت سے تمام اودیان معطل ہیں جسکو دیکھو بدحواس بنا ہوا شخص ووٹروں کے دروازے کی خاک چاٹ رہا ہے۔ "دیکھو یار مرتا ہوں بس تمہارا ہی آسرا ہے۔ اجی کونسل کے پیٹے مان کو اپر شیروں نے اپنے عہد کے خلاف مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ اجی اوپر خدا ہے نیچے تم ہو" کہیں کہیں زر نقد کی جھنکار بھی سنائی دیتی ہے۔ باپ دادا کی کمائی تو خیر بے دردی سے لٹانے کے واسطے ازل سے مقرر و مقصد ہے اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی بھی عزیز نہیں۔ خوشامد کی جنس ہر بازار میں ہزاروں موجود مال کا بیچنا حسرت ایک طرف اور خوشامد کی ہزار ایک طرف۔ بچے ہاتھیوں سے ووٹ مانگنے میں اتنا نہیں گڑگڑاتے جتنا اُمیدوار صاحب ووٹ مانگنے میں انکسار صرف کرتے ہیں۔ "واللہ خادم ہوں غلام ہوں غلام ہوں احکام ہوں۔ غلام نوازی خادم پروری میں کوتاہی نہ فرمایئے" پھر اس خوشامد کے نفیں کا دریا گیہوں چناوراز اڑ گئے اور نت نوڑی جھنڈی کہ خیر کسی پر تنہا نہیں ہر طبقہ پر میٹھا ہے۔ صبح ہوئی اور معجون نقلی صاحب بہادر جیل میں ووٹروں کی فہرست لیکے باہر نکلے ایسا عیرا تھو خیر ا کے ڈھنگ جوڑا ہے اُن کے گرتے کپڑے بچھوٹ سو جی جا سو مولی بھنگی کے دروازہ ہے اور نقلی صاحب سو جھو داڑھی کے پیچھے سے پاک جڑا پہلے کھڑے ہانک رہے ہیں ہم بڑا لائق ہے ہمکو ووٹ دو وہم بڑا سیانا ہے ہمکو ووٹ دو

بجھوا ہی گیا جب ممبر بنا ہو ہی کی بات سے ہمکو ووٹ دو نقلی صاحب کے علاوہ دو پٹے ہیں کتنے تمام ہمدرد شخص لیاقت خاک نہیں مگر اعزازی کرسی کی ہوا سے جناب جہاں گھوڑے داشت جاتے ہیں وہاں گوڑے صاحب بھی اپنی تنخی سی ٹانگ بڑھاتے دیتے ہیں۔ چنانچہ آپ کا نامہ نگار سر ہند غیاث نوجوانی اوپ بھی لگے کہ ایک زنان خانہ میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک امیر جتان دو ٹ صاحب تشریف فرما ہیں اور بی بی بھی ذری دور سر کی ہوئی بیٹھی ہیں بظاہر کچھ کشیدگی سی ہے کیونکہ نتھنے کے چہرے پر تھینچ کے آثار ہیں۔ منہ پھولا ہے آنکھوں میں آنسو بھرے ہیں۔

میاں: "آخر یہ بیروگی کس بات کا ہے کچھ میں بھی تو سنوں"

بی بی: "بیروگ ہوگا تمہارے ہوتوں سوتوں کو یہاں مرداروں کو جنکے یہاں صبح سے شام تک دربارداری کی جاتی ہے۔ مگر جیو ڈا بار بچھڑا دو دن جیتا ہے کبھی ٹھنڈی سانسیں بھری جاتی ہیں کبھی بیر دس سر جھکائے کچھ سوچا جاتا ہے۔ نہ کھانے کا ہوش ہے نہ پانی کا"

میاں: "ہا ہا! یہ کس مردود نے تہمت لگائی کہ میں دو دن بیاہ ہی پھرتا ہوں۔ اللہ جانتا ہے مجھے سوا سے ووٹ کی فکر کے اور کوئی فکر نہیں"

بی بی: "وئی یہ ووٹ نگوڑی کون چڑیل ہے کوئی انگریزن ہے؟ یا ہندوستانی؟"

میاں: "پھر وہی بدگمانی۔ ووٹ کوئی جاندار چیز نہیں ہے"

بی بی: "تو پھر دشمنوں کو سودا ہے۔ نصیب پھوٹے بے جان چیز کا عشق کیسا؟"

میاں: "عشق کس کمبخت کو ہے تم تو نہ کبھی ہو نہ بوجھتی ہو۔ ارے ووٹ ایک کاغذ کی بنی ہوئی چیز ہے"

بی بی: "اری شتابی ذری یہ جا میسرہ باہر کسی کو دے کے ردی کاغذ تو منگوا لو میاں سے، بچے آپ بہت بیقرار تھے میں ابھی لئی لگا کے کاغذ کا ووٹ بنوائے دیتی ہوں بس! اب تو کوئی فکر نہیں۔ مگر یہ ووٹ کیا ہوگا۔ مردوئے مکان میں اوٹ کی کیا ضرورت ہے"

میاں: "لاحول ولا قوۃ۔ پھر وہی کو دماغ کی باتیں کرنے لگیں۔ ارے اوٹ نہیں ووٹ! ووٹ!! یہ ایک کاغذ کا پرزہ ہے اسپر نام لکھ کے سرکار میں داخل کرنا پڑتا ہے کہ ہم فلاں شخص کو ممبر بناتے ہیں جسکے نام کے پرزے زیادہ ہوتے ہیں وہ ممبر ہو جاتا ہے"

بی بی: "وئی۔ تو آپ آدمی سے ممبر بننے کے فکر میں ہیں بھلا سنیے تو سہی یہ نگوڑی کا بھی کوئی ٹھکانا آپ نے تجویز کیا ہے۔ آخر آپ تو ممبر بنیئے کسی مسجد میں جگہ پائیے مولوی آپ پر پڑھ کے وعظ کہیں گے۔ میں بیچاری کس کے سہارے زندگی کے دن تیر کروں گی۔ (رونے لگیں) ہے ہے میری قسمت مردوے کو یہ نیا سودا ہوا ہے۔ اے میاں جو ممبر ہی بننا تھا تو شادی بیاہ کی کیا ضرورت تھی۔ اے بی شلاقی تمدی تم ہی سمجھاؤ میاں کے دل میں بڑی سمائی ہے۔ ہے ہے ممبر بن رہے ہیں۔ میں کہتی ہوں یہ سرکار نگوڑی میری سوت کہاں سے پیدا ہو گئی جو لوگوں کو پکڑ پکڑ کے ممبر بنا دیتی ہے آخر کچھ قصور کچھ خطا بھی ثابت کرے۔ بھلے چنگے آدمیوں کو ممبر بنا دینا یہ کون سا ظلم ہے۔ اچھا آپ نیچے مجھ بھی جو تبدیلی لاٹ صاحب کے دربار میں درکار عرضی تب کی سند"

میاں: "خدا کے لیے بیگم تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ سرکار کسی کو ممبر کیوں بنانے لگی میں تو خود ممبر بنوں گا"

بی بی: "کیا کہا؟ ذری پھر تو کہنا۔ ارے کاٹھ کا ممبر بننے سے تو کاٹ کا اُلّو بننا اچھا ہے۔ لڑکے کھلونا سمجھ کے جی تو بہلائیں گے"

میاں: "بے وقوف! کاٹھ کا ممبر نہیں۔ ارے کونسل کا ممبر"

بی بی: "اچھا تو ممبر بن کے پھر گھر آؤ گے؟"

میاں: "ضرور آؤں گا"

بی بی: "اپنے پاؤں سے آؤ گے؟"

میاں: "ہاں ہاں اپنے پاؤں سے آؤں گا"

بی بی: "اور تمہاری صورت ممبر کی سی ہو گی"

میاں: "ابھی تم اسی دھوکے میں ہو کہ میں لکڑی کا

ممبر بنوں گا۔ جس کا اعلان "سے ہے"

بی بی: یہ ممبر اور لوں تو میں جانتی نہیں جو تم نے کہا۔ میں نے سنا۔ میری اتنی عمر ہوئی سوائے لکڑی کے ممبر کے گوشت کا ممبر میں نے نہیں دیکھا۔ میں نے تو الیکشن کے ہی دیکھا کہ ووٹ پر ووٹ کے کام آتا ہے اور ممبر وعظ اور حدیث ہوتی ہے ساری دنیا ہی سمجھتی ہے کچھ مجھ پر موقوف نہیں۔"

میاں: بیگم صاحب یہ ممبر وہ ممبر نہیں ہے۔ ہر جماعت سے ایک ایک آدمی چنا جاتا ہے جو کونسل میں اپنی جماعت کا نائب یا وکیل سمجھا جاتا ہے۔ اور ملکی انتظام میں سرکار کو اپنا مشورہ دیتا ہے۔ اسکو ممبر کہتے ہیں۔"

بی بی: اچھا تو اتنی سی بات کے لیے یہ کچھ بکا ہے کا۔"

میاں: ایک ممبری میں اپنا نام میں نے بھی دیا ہے۔"

بی بی: اچھا پھر! خوب ہوا تم ممبر بن جاؤ گے۔"

میاں: آپ سے آپ بن جاؤنگا! ابھی کوئی پسند بھی تو کرے۔"

بی بی: تو وہ کیسے آپ پسند کرواتے پھرتے ہیں جب ہی تو میرا ماتھا ٹھنکا کہ گھر سے غائب رہنے کے معنے ہی کیا ہیں۔"

میاں: تو یہ بار ہے کچھ عورتوں سے پسند کروانے تھوڑی ہی جاتا ہوں۔ ممبر بنتا ہے مردوں کی پسند سے۔"

بی بی: تم پر خدا کی پھٹکار۔ عورتوں کو پسند کروانے کے بجائے مردوں کو پسند کرواتے پھرتے ہو۔ اللہ شرم نہیں آتی!"

میاں: اس میں شرم کی کونسی بات ہے۔"

بی بی: دودھ کی صفائی دیکھو۔ انہیں کوئی شرم کی بات ہی نہیں کہ مردوا ہو کے مردوں کو پسند کرواتا پھرتا ہے۔"

میاں: کیا غضب ہے جان ہے۔ کسی اور بات کے لیے پسند کرواتا ہوں جو چیں بچیں۔ پسند کروانے کے معنے یہ ہیں کہ وہ لوگ پرچے پر دستخط کر دیں اور میں ممبر بن جاؤں۔"

بی بی: اچھا تو اس ممبری سے کیا فائدہ ہوگا؟ کوئی تنخواہ ملے گی؟"

میاں: تنخواہ کیسی الٹا اپنی گرہ سے کچھ خرچ کرنا پڑے گا۔"

بی بی: بی مغلانی۔ کہاروں کو تو بلواؤ۔ بندی جاتی اپنے میکے۔ یہ مردوا دیوانہ ہو گیا ہے۔ ان خبطوں میں گھر کی تباہی ضرور ہو گی۔ بھلا کیسے دام دے کے دیوانہ بنتا کہیں خدا نے کہا ہے۔ نہ ال لذی نہ آل لذی ہے۔"

میاں: دیوانی تم ہو رہی ہیں۔ خواہ مخواہ بے سمجھے بوجھے اول فول بک رہی ہو۔"

بی بی: نہ کار سے نہ مٹھے آخر مفت میں پیسہ برباد کرنے اور خرچ بڑھانے سے کیا نتیجہ؟"

میاں: عزت بڑھے گی۔ حاکموں سے ملیں گے۔ قانون ہماری رائے سے بنینگے۔ نام ہوگا۔ ولایت والے اسی نام و نمود پر مرتے ہیں۔ لاکھوں اپنی گرہ سے صرف کرتے ہیں۔ آگی بی بیاں انکے واسطے ووٹ حاصل کرتی ہیں۔ مگر تم ہو جاہل۔ کوڑھ مغز بھلا اس عزت کی قدر تمہیں کیا ہوگی۔ وہی مثل ہے بھینس کے آگے بین بجائی ...... اگر ... افسوس آج کوئی ولایتی بیگم پہلو میں ہوتی ورنہ اس عزت پر سو جان سے قربان ہوتی۔" چودہ نہ پور نہ لذات ادرک ہے

بی بی: بور نہ ہو گئے تم یا تمہاری ولایتی بیگم۔ سنا ہیر منہ نہ لگنا۔ میں تو خیر جاہل ہوں مگر سلامتی سے آپ اپنے گھر کا انتظام بھی سنبھال نہیں سکتے تو اتنی بڑی سرکار سلطنت کو کیا سنبھالیں گے۔ کار روزینہ نیست تجارتی بندی روٹی کو ترستی ہے تو آپ بھی داوا ہیں۔ آپ کو سوائے لنگوٹی پوشاک پہننے کے اور کیا آتا جاتا ہے۔ کس نتیجہ پر ممبری کیجئیگا۔ میں نے تو خوشی سے کہا تھا کہ جان ہلکان کرنے سے کیا حاصل۔ گھر میں بیٹھے چین کرو۔ جو کچھ خدا نے دیا ہے کھاؤ پیو عیش کرو۔ وہی بنگالی مثل ہے۔

یہاں جا رہے تو چپ رہا رہے ماشی بیچ کھا یو
جان جب تھا بچو لی تب بھی بیچ کے کھائیں گے۔

آپ اگر ایسے ہی منتظم ہوتے تو آج سونے کی دیواریں کھڑی کر چکے ہوتے۔ وہی مثل ہے "نہ نو نقد نہ سنجی"

بی بی جھلا اٹھی۔" دل کی حسرت دل ہی میں کیوں رہ جائے۔ چلے جائیے ولایت۔ ایک آدھ ہوٹل کی بھٹیاری پکڑ لائیے۔ وہ آپ کے واسطے ووٹ لیتی پھرے گی۔ ہم نے تو اپنے گھر میں یہی دیکھا کہ عورتیں مردوں کو آرام پہنچاتی ہیں۔ کھانے دانے کا آسرا لگا لیتی ہیں بچے پالتی ہیں۔ جو مرد باہر کے کاموں میں بی بی کی مدد کے محتاج ہوتے تھے وہ نامرد کہلاتے تھے۔ اب اُلٹا زمانہ ہے مرد دست ایسے بے غیرت ہیں کہ کھلم کھلا عورت کی محتاجی ہر کام میں ظاہر کرتے ہیں اور جھینپتے نہیں۔ آپ کو ایسی بی بی کی تلاش ہے جو آپ کے لیے ووٹ حاصل کرنے کا وسیلہ بنے۔ میں ڈولی منگا کے اپنے گھر جاتی ہوں۔ میدان خالی ہے شوق سے ووٹ والی بی بی کو بلائیے مزے اُڑائیے۔ جو ایسا تیسا یہ کہتا ہے کہ آج کل کی عورتوں کا دیدہ ہوائی ہے وہ جھک مارتا ہے۔ اُسکے دیدے پٹم ہو گئے ہیں۔ جب تک مردوں کو عورتوں سے مدد مانگنے کی ہوس نہ تھی گھر اُسوقت تک عورتوں نے کوئی بد وضعی نہیں کی۔ پیشہ کرنے والیوں کی بات ہی جدا ہے۔ بی مغلانی کیا تم بہری ہو گئی ہو۔ بلواؤ کہاروں کو۔"

مغلانی: بیگم یہ ناحق کا جھگڑا کیسا۔ جو میاں کی خوشی ہے وہی کیوں نہیں کرتیں۔ ایک طرف آپ جائیے اودھر اپنی نند کو بھیجیے۔ اللہ نے چاہا تو ووٹوں سے گھر بھر جائے گا۔ بھلا ایسی خوبصورت تتلیاں نکلیں اور بوڑھوں کی کمی رہے۔ شمع جلے اور پروانے نہ آئیں؟ ذرا سی تو بات ہے۔ آپ گھر چھوڑیے نہ میاں ولایت سے بھٹیاری لا کے نصیب ہے نہیں۔ ہر گھڑی دانتا کلکل بھی ہو۔ تو بہتر ہو میاں کی فکر بھی کم ہو جائے۔ بیگم اللہ رکھے اگر باہر نکلیے گا تو مجھ بڑھیا کو ضرور ساتھ لے لیجیے گا۔ یہ سن آیا آج تک ولایتی چکر نہیں دیکھا کیسا ہوتا ہے۔ لاکھوں دفعہ جی چاہا کہ جاؤں اکیلے جاتے دل میں ہول سمائی۔ اب آپ کا ساتھ ہوگا تو ڈر جاتا رہے گا۔ سنتی ہوں کہ ولایتی چکر (گھڑ دوڑ؟) دیکھتے ہی آدمی کا سر پھر جاتا ہے۔ ایسی گھومنی آتی ہے کہ پھر سر نہیں اٹھتا۔ ساری دنیا اسی ولایتی چکر میں پھنسی ہوئی ہے۔"

بی بی: میں کیا جانوں تو اچھا جب سے پوچھو۔ یہ سے ولایتی چکروں میں یہ خیس پکے ہیں اور سب پھنسنے والے ہیں۔ باقی ابھی تو میں ان کے واسطے ووٹ کی بکر نہیں کر سکتی چلیے ابھی ہم باہر نکلیں۔ پھر میں بھی نکلوں گی۔ یا جو کچھ ہو۔ تم بلاؤ کہاروں ...

کی روٹے جا رہا ہے - ان کا جی چاہتا ہو کہ ریاست میں شورش مچ جائے اور ایسی ہو گی - کونسل کی ممبری کا زمانہ نکل جائے - پہلے ہی تیس مردوں سے پسند کرا چکیں تو پھر میں گھر بیٹھ رہوں گا - جلا لم ہی خدا لگتی کہو کہ مولوی تو ایسی باتوں کو روا رکھتے ہیں اللہ جانے اس لئے کہ ممبر بنیں - وال آپ نے جیا ہے کہ کونسل سے روٹ دلوانے والی مل جائے - پھر مجھ سے اور انکے نباہ کیونکر ہو سکے گا -

بات بڑھ گئی ہم دونوں بجز خاموش ہو جانے کی نوبت آئی - یہاں نبی تھی کہ بندہ وہاں سے چلا اور دوسرے روز سید سلطان صاحب کی جلسہ گاہوں میں جانے کا ارادہ کیا - وہیں چند ملا سیاں سر بستہ غیاب الوجود کی ایجاد کے قبیلے میں ہیں - باقی رپورٹ آیندہ لکھوں گا -

واقف

دہلی کے سوختہ دو وجد سیاپے پچھاڑ

دل میاں کا وسعت پہ لطف ہے جو سینہ ذرہ جلا ہو اس کی چوٹ ہے

چنچ مل خدا - خدا مل بنچ

ریش سوز غلط فہمی

سوختہ ریش کو پورب کے دیہاتی داڑھی جلا کہتے ہیں ایسا اتفاق کم ہوتا ہے کہ کسی کی داڑھی میں آگ لگے - حالانکہ آتش گیر مادہ اس چیز میں بہت ہوتا ہے - ماہرین برقیات بلی کے بالوں کو رگڑتے اور کاغذ کا ٹکڑا اس پر چپکا کے بجلی کا تماشا براے العین دکھا دیتے ہیں -

علم الصبیان سے متعلق عرب میں یہ غلط فہمی عام ہے کہ لڑکے پڑھتے پڑھتے ان کا دماغ چاٹ جاتے ہیں کسی شخص نے ایک ریش دراز ملا سے بچوں کی اس عیب سے خالی پایا - اسکو نہایت تعجب ہوا اتفاق ملا نے ایک شب دعوت کی کھانے پانی سے فراغت ہوئی - ملا صاحب تو زنان خانہ میں تشریف لیگئے - چراغ کے پاس بیٹھ کے مطالعہ کتب میں مصروف ہوئے - مہمان آرام کرنے کی غرض سے پلنگ پر لیٹا ہی تھا کہ اندر سے صدائے وا ویلا واصیبتا بلند ہوئی مہمان صاحب گھبرا کے اندر دوڑے گئے تو وہاں عجیب منظر تھا - مولوی صاحب کا زیر جامہ خون میں تر تر ریش مبارک نداد - ارے یہ کیا ہوا ؟ قاضی بیچارہ جھنجھلا کے اندر سے بولیں - جیسا کیا ویسا پایا ہوا اسکے منہ کو کیا کہوں - مگر وہ ذرے نے کتاب دیکھتے دیکھتے چپکے تو بیچ داڑھی کی نوک سے پکڑ کر چراغ کی زیریں نگاری - داڑھی جلی نظر میں ہو گئی کہ بکڑ کے ہاتھ سے صفائی کیا تو ساری داڑھی جل گئی ۔ اسکے بعد بہت سے جھڑی لگی میں کیا جانوں جھڑی کیوں لگی اسکا سبب تم خود انہیں سے پوچھو مجھے تو شرم آتی ہے - مہمان نے مولوی سے بار بار سوالات کیے روز حقیقت میں مبتلا تھے خون زیادہ بہ گیا تھا بیحد جھنجھلا رہا تھا - آہستہ سے فرمایا کہ اس کتاب میں لکھا دیکھا کہ جس شخص کی داڑھی کی لمبائی ایک مشت سے زیادہ ہوتی ہے وہ کم عقل ہوتا ہے میں نے مٹھی بھر داڑھی پکڑ کے باقی حصہ چراغ سے جلانی چاہی بعد جلنے لگا تو داڑھی بھر چھوٹی آخر ساری داڑھی سوختہ شد خس کم جہاں پاک - پھر میں نے وہی اشعار کتاب میں دیکھا کہ اسکا کوئی تجربہ کار نہیں پیدا کی - میرا خیال اپنے حسب کے حصہ زیریں کی جانب منتقل ہوا - مجھے اپنے پچھلے دنوں میں کچھ اندازہ معلوم ہوا - وال نے گوارا کیا کہ خالق پر جہت کا یہ الزام قائم ہو جب چھری سے اس بیکار پر بیٹی پر حملہ کر دیا - یہ خون خرابہ جو تم دیکھتے ہو اسی کا نتیجہ ہے "

مہمان کی ہمدردی بے دردی سے بدل گئی - لاحول کہتا ہوا اٹھا اور اپنے گھر کی راہ لی - لیکن ہمیں مہمان کی اس حرکت پر افسوس ہے وہ غصے سے مغلوب ہو گیا - اپنے مولوی کی غلط فہمی کو معاف نہیں کیا - دنیا میں بہت آدمی آپ کو ایسے ہی ملینگے جو نیا دکی کتاب پڑھ کے سرجری و جراحی کے رموز حل کرنے لگتے ہیں - مثلاً پنڈت مالوی وغیرہ صاحبان - پنڈت جی نے سنگھٹن کی تحریک بد معاشوں سے مقابلہ کرنے کے لیے شروع کی تھی - پنڈت جی فرماتے ہیں " دوسرا اس تحریک پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا سنگھٹن کے متعلق میری تجاویز کے صرف کچھ حصوں کی اشاعت ہوئی ہے - میں نے یہ کہا تھا کہ صرف بدمعاش حملہ کرتے ہیں - میں اسے انتہائی بزدلی سمجھتا ہوں کہ لوگ حملہ ہوتے ہی بھاگ جائیں اور اپنے اہل و عیال کو غیر محفوظ چھوڑ کر جائیں " پنڈت جی نے یہ بھی فرمایا کہ شدھی کی تحریک جاری کی گئی اور روحانیات بنگریزہ ہو گئے الامان الاکوس بیشنا آپ نے نیا دکی کتاب کا پورا حصہ شائع نہیں کیا اور نامکمل اشاعت سے اُمید کی کہ جاہل اور ناقص العقول کے آپکے تمام دنی مطالب نکل گئے مطلب نہی کا مادہ ابھی پیدا نہیں ہوا - میں ابھی تیار نہیں ہوا ہے حالانکہ آپ ایک بڑی تبلیغ کے سرپرست ہیں تو غریب جاہل عام رعایا کیا سمجھی - جنوبی ہند کے ہندو اور شدھ عامہ اپنے مذہب کی تبلیغ کے حق کو ترک کر چکے ہیں مگر موقع اور محل سے کچھ مطلب نہیں دیکھو رسالے کے بعد حق سنجانی ہو جائے سوقت سمجھائی دی جبکہ اتفاق اور ملاپ کی لو قم سرسبز ہو چلی - ایک تحریک کو موم جہاد بالسیف ہار دیا گیا اور ڈھیلے بڑے ہیں اور دوسری کو جہاد باللسان - منشائے مبارک کے مطابق تھی تحریک کی وجہ سے لال مرچیں پیٹ لگے - ایسی صورت میں خدا ہی نے کیا ہے کہ لاٹھیوں اور ڈھیلے کا رخ مسلمانوں کی طرف پھر گیا - لاٹھی اور پتھر میں اتنی عقل تھی جتنی کہ مولوی جی شردھانند جی لکھتے ہیں اپنے کو سچی ہو دوسری شائع شدہ تجاویز کا مطلب سمجھے اور جب وہ حرکت کے وقت پر معاشوں اور نیک معاشوں میں تمیز کر لیتے تو ٹھنڈی کا یہ حال ہے کہ خونناک نتائج پیدا ہوئے آنکھوں کے پھیر میں معاملہ کا بازار گرم ہے چراغ روشن ہے اور چھری دھری ہے - حق شناخت نہ رہتے انکار بھی ہو جاتا تھا ہو سکتا ہے اور ہو بھی روتے دالی بات نہیں لہذا کبھی نہ ہو گا لیکن اگر تقریر پر مشکلو ورمیں مقابل کی ٹھیری اور کہا گیا کہ پھر جانچو ہو شیار ہو مسلمان علم کی چھری تیز کیے ہوئے ہیں - عالمگیری دور پھر شروع ہو نیوالا ہے شہر بٹینگی نے پھر سے جنم لیا ہے اپنی عورتوں اور مردوں کی حفاظت کرو - لوٹ مار داڑھی جلانے کی شش کرو - وہ خونی اور لوٹ مار میں بھی ہاتھ دکھاؤ اور ناک پکڑ کے لگانے کا اوزار بھی تیز ہو جائے - تو پھر مقابلہ ہو گا اور گھمسان کا مقابلہ ہو گا مسلمان بھی کوئی ترسے حق نہیں ہیں بیسیوں مرتبہ داڑھی جلا چکے ہیں خصوصاً چغتائی جنکو جہاد کی تعلیم رسول اللہ کی اور اسکا وہ جب کچھ سمجھا دیا گیا ہے آمادہ جدال و قتال ہو جائینگے - اور ہر گز قتل جہاد و قتال کی صورت پر نظر رکھینگے - وہ بھی تیار ہو اور سرجری میں فرق کرنے سے عاجز ہیں تعداد میں بھی کم ہیں تعلیم میں بھی پیچھے ہیں - ال میں بھی قبول ہوں کی بانسوں کے تیچو ہیں - کیا ریش سوز غلط فہمی کا امکان ان سے مفقود ہو گیا ہے ؟ لڑنے پر غازی ورنے پر جامہ پہنیں مجھ کو قتل ہونے کے شہید الامر الخیر ہونے کا ذمہ دار کچھ کم ہے ؟ سنگھٹن کے متعلق تجاویز جو تکمیل شائع ہوئی لازم تھیں اس تمام فساد اور غلط فہمی کا سہارا مولوی جی کے سر ہے جن لوگوں کی داڑھی جلی یا جنکے حصہ اسفل کا خون بہا ہے وہ انہیں



"کُتے خسی"

بُل ڈاگ ہے! ولایتی بھیجڑے کھا کے پلا ہے۔ چمکارنے سے کیا ہوگا۔

جھینپ

(بقیہ ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹ء)

اماں :- بس اب سوچکے ، اٹھو ۔ دوکان پر خوب گاہک خریداروں کی بھیڑ ہے تمھارے ابا کو سانس لینے کی وار نہیں ملتی تم جاؤ تو وہ کھانا کھانے آئیں "

واہ اچھی کہی مجھ سے کہتی ہیں کہ دوکان پر جاؤ ۔

میں :- اوں ۔ تو بھلا ..... ایسی بھیڑ بھڑکے میں میرا کیا کام ہے ؟ "

اماں :- دیکھی نخرے ! "

میں :- اجی آج تم ہی چلی جاؤ میری طبیعت اچھی نہیں ہے "

اماں مسکراتی ہوئی چلی گئیں ۔ اماں نے ابا کو کھانا کھانے بھیجا سنتا ہوں کہ ہر ایک لڑکی نے پہلے مجھ کو دریافت کیا کہ کیسے ہیں کیا حال ہے کیوں نہیں آئے پھر سودا چکایا ۔ بیچاری نے ایک ہی جواب ہر سب کو ٹالا : " اچھے نہیں ہیں ۔ مزاج ناساز ہے ۔ سر میں دھمک ہے ۔ پنڈا ٹپکا ہے ۔" پھر معلوم ہوا کہ اس جواب پر کوئی خیلا خریدا ایسی نہ تھی جو خفیف نہ ہو حضرت ! اگر میں ہوشیاری نہ کرتا تو اس زہر خند سے ضرور مقابلہ کرنا پڑتا ۔ اماں اپنے دل میں ضرور سمجھ گئیں کہ کوئی غلطی مجھ سے سرزد ہوئی جب ہی تو منہ چھپاتا ہوں ۔ سیدھے منہ بات نہیں کرتے ۔ حالانکہ غلطی انھیں کی ہے کیا سنے کہ قدرتی برقع (جھلی) جو پیدائش کے وقت میرے منہ پر تھا دائی نے اتار ڈالا اور یہ بیچیں دکھا گئیں ۔ اگر روک دیتیں تو پھر یہ بلا نازل نہ ہوتی نہ کوئی میری صورت دیکھتا نہ مجھے شرم آتی ۔

جاڑوں کی ٹھنڈک سینک میں دل کی آگ کستھئہ افسردہ بابوں کیسے کہ شرم کی راکھ میں دبی رہی اب وہ زمانہ آگیا جبکہ بے شرم عنادل جبر بدلی جمن سے نکلے اور شاخ گل پر بیٹھ کے گلے چہچہے کرنے کو ہونٹ لے بے پردگی اختیار کی کلیوں نے گھونگٹ اٹھا صبا نے آوارگی پر کمر باندھی ۔ پھولوں نے ڈھٹائی کے ساتھ کھل کے لبوں کا راز بکھیر دیا ۔ گھرے کی چادر پہنی آفتاب کا چہرہ بے نقاب ہوا ۔ دھوپ اچھل اچھل کر چھو کری کی طرح میدان میں چوکڑیاں بھرنے لگی ۔ دن بڑھا رات گھٹی تیرگی کی بیل کھیلی ہنسی مئی کا مہینہ آیا ۔ بہار نے مقنع کھولا رنگ ریز دکھایا ۔ یہاں بھی خون میں تازگی پیدا ہوئی دل کی امنگ بڑھی ۔ اور کیوں نہ بڑھتی قدرت نے سامان ہی ایسے مہیا کر دیے ۔

میری چچا زاد بہن ایک مہینہ کے لیے کسی دور دراز مقام سے میرے گھر میں مہمان ہوئی ۔ اس لڑکی کو پہلے کبھی دیکھا نہ تھا مگر اس نے چند ہی دقیقوں میں ثابت کر دیا کہ عورت کا جوش سیل بہار پر موقوف نہیں وہ اپنے رنگ کی جھلک لمحہ بھر میں دکھا دیتا ہے ۔ مدت کے بچھڑے دم بھر میں اسطرح گھل مل جاتے ہیں گو یا ماں کے پیٹ سے جوڑواں نکلے ہیں وہ مجھے دیکھتے ہی " میرا بھیا میرا بھیا " کہہ کے لپٹ گئی ۔ لومیاں جھینپو موت کے پنجے سے تو ہے کے کوٹ میں بھی نجات نہیں اسطرح لاکھ کوئی خانہ نشین رہے مگر عورت کی صورت ضرور دکھائی دیگی ۔ وہ بلا سے کی طرح چٹکی میں نے پر پھیٹ پھٹائے ۔ توبہ ! کہیں لاسا ہاتھوں سے چھوٹتا ہے اس نے بھینچ بھینچ کے پیار کیا ۔ میری سانس پھول گئی ۔ دم بھر کے واسطے میرا پنڈا نہیں چھوڑتی ۔ سایہ ہے ۔ ہمزاد ہے جہاں جاؤ وہیں ساتھ ساتھ موجود ۔ جتنا میں شرمیلا ہوں اتنی ہی وہ ڈھیٹ ہے چٹکیوں میں اڑاتی ہے ۔ بے ہنسے بات نہیں کرتی ۔ یہاں جان پر مصیبت نازل ہے ۔ وہ مسکرائی مجھے شرم آئی اس نے تیکھی چتون سے دیکھا یہاں اوقات تلخ ۔ طرفہ ماجرا یہ کہ جتنی مہمان کی دید بازدید سے گھر ہر وقت اندر کا اکھاڑا شہر بھر کی لڑکیاں ہر سمت جان پر تھیں ۔ آتی ہیں اسکے پاس ناک میں دم میرا ہے ۔ شکایت کا سلسلہ بھی جاری ہے " اے ہے چلتے میں میرے ٹھوکر مار دی ۔ لو رومال ایسا اڑایا کہ میری ٹوپی گر پڑی ۔ اے ہے اوڑھے پیالہ مرچ کی جگہ جنیا کو کی ناس چھڑک دی " کیسے ایسوں سے کیوں کٹی ہو بندہ کسی کے گھر پر نہیں جاتا ۔ سوسی دو مہمان صاحبزادی کام آدمی نہیں سیماب ہے ایک جگہ ٹھہرتی نہیں ۔ باہر نکلتی ہے تو میرے کوٹ کا دامن پکڑ کے کھینچتی ہے " تم بھی چلو بھیا ۔ میں اکیلی نہ جاؤنگی ؟ حقیقت تو یہ ہے کہ مجھے اسکی ہر ایک ادا پسند ہے مگر شرم

نامراد شرم ناکام شرم ناشاد شرم کی وجہ سے

نے تاب وصل دارم نے طاقت جدائی

کس منہ سے کہوں کہ میں تمھیں چاہتا ہوں یا میں تمھارا عاشق ہوں لیکن اسے خود بار ہا تجربہ ہوا کہ میں جھینپو ہوں میری زبان شرم کے پھندے میں گرفتار ہے ۔ محبت کی نگاہ چھپتی نہیں چاہے گردن کتنی ہی جھکی رہے طبقہ انانث بہ نسبت طبقہ ذکور کے محبت کے پہچاننے میں زیادہ حس رکھتا ہے اور ان تمام امور کا مقتضی یہ تھا کہ وہ میرے دل کی بات تاڑ لیتی جو کچھ میری زبان سے نہیں نکل سکا اسکی تعمیل کرتی ۔

گومگو کا طلسم برابر قائم رہا ۔ تنہائی کے بہت سے موقع ملے میرے ہونٹوں کی شکر سی جوئی کلی اکثر خفگی پر مائل ہوئی مگر ہر مرتبہ جب میں نے کچھ کہنا چاہا تو کبھی اسنے ٹھٹھا مارا کبھی چٹکی لی کبھی ناز سے لا کبھی گدگدایا کبھی پیار کیا کبھی کہا " تو تو ہے صاحب بھی بولنا چاہتے ہیں ۔ اے بھیا جھینپو نہیں کہو کہو آخر کیا کہتے تھے ۔ بس کہہ ڈالو ۔" بس میرے آئے ہوا اس گم ہو جانے جھینپتا ہو رچھپا کا بل ڈھونڈھنے لگا ۔ ایک ماہ کامل لمحہ بھر کے لیے بھی کا بوس شرم کا تسلط کم نہ ہوا ۔

دور مہمانی ختم ہوا کل الوداع کی تاریخ مقرر ہے آج الوداعی جلسہ ہے اماں اس جلسے کی بانی ہیں ۔

میں :- اماں ! کیا سچ مچ کل سوسی چلی جائے گی "

اماں :- پھر تمھیں کیا ؟ "

میں :- کچھ نہیں ..... مگر اس سے ..... محبت ..... "

اماں :- واہ بیٹا ! محبت ہے تو پھر کیا کروں تم اس سے کہو اگر وہ منظور کرے تو مجھے کوئی عذر نہیں ۔ میں تمھاری طرف سے محبت جتانے والی کون ؟ اور وہ میری بات کا جواب ہی کیوں دے ۔ کیا تم نے اس پر اپنے دل کا حال ظاہر کیا تھا ؟ "

ارے تو یہ حرامزادی شرم گھیر دبایا جھینپ نے

منہ میں گھوڑا ٹھونسا۔ اماں شکوہ میں مصروف میں رو گئی۔ جواب کون دیتا۔

اماں: بس ابھی تھو پر خشت بازی۔ گھوڑے ہیجڑے رنڈیاں۔ زمانے تو بھی کہتا ہے کہ میں مر رہی ہوں۔

پیچھے حضرات میں نے ابھی اس غلطی کی تلافی کا ارادہ دل میں کر لیا۔ واقعی اماں سے عشق جتانے کا نتیجہ کچھ بھی نہیں جو کچھ ہوا آج اس بے سر شرح دیدہ، پر اپنے دل کا راز ظاہر کر دوں گا اور اسی طرح کھول دوں گا جیسے ہونا چاہئے۔ اماں پر۔ ہاں ایک دشواری ہے کئی روز سے مسٹر ناظم اور سوسی میں بہت گاڑھی چھن رہی ہے۔ ظالم ناظم کیا۔ مہروش ٹری پیکل آدمی ہیں حضرت کا قد گاتھ کو بھی ہے کچھ ہی بڑا ہوگا۔ وکالت پیشہ ہیں۔ اسی قصبہ میں رہتے ہیں۔ خدا جانے آج انکے پتلون میں کسی نے بٹن بھی چھوڑ دیے ہیں یا چیچنے لگنے کا عارضہ ہے کہ ایک جگہ پاؤں نہیں ٹکتا۔ جدھر سوسی جاتی ہے اُدھر قطب نما کی سوئی کی طرح یہ بھی رخ کرتے ہیں۔ اس کمبخت کے سبب سے بندہ ترچھی نظر کو عرض مدعا کا محل نہیں ملتا۔

محفل گرم ہے۔ دعوت کا سامان فراخ دلی سے کیا گیا ہے۔ میں حسب معمول اپنی دھن میں ہوں۔ ترچھی نظروں سے اپنی ہونے والی جان کے حرکات دیکھ رہا ہوں۔ اُسے تو وہ اشارہ ہوا گا کہ گو بھی صاحب جیلخانہ کے قفل کی طرح چپکے۔ اے اس ناظم کو موت نہیں آتی۔ میں جوش میں اُٹھ کھڑا ہوا آنکھیں بند کر لیں مٹھو کھول دیا۔ پانچ سنٹ کے بعد اپنے جوش سے مغلوب ہو کے بیٹھا۔ بیٹھا نہیں گرا۔ کیوں؟ کسی شریر چھوکری نے میرے اُٹھتے ہی کرسی پیچھے کھسکا دی۔ میرے واسطے اس طرح گرنا معمولی بات تھی۔ خاموشی کے ساتھ اُٹھا اور سوسی کی تلاش کرنے لگا۔

آدھی رات گزر چکی صبح کو یہ محفل درہم برہم ہو جائیگی۔ اسباب سفر کس بندھ جائے گا۔ غافل چیمپو بیت ہمت بھیو۔ سپر بھیو۔ پھیپڑ بھیو۔ جتنا وقت باقی ہے اُسے غنیمت سمجھ۔ ہائے ظالم ناظم ایسا چھیا ہے کہ راہ چلتے لڑکیوں کو شادی کا پیام دے دیتا ہے۔ اس خبیث نے ضرور سوسی کو پیام دیا ہوگا۔ اگر پیغام قبول ہو چکا ہے تو کیا ہوگا؟ سوسی مقبول ہے جان سے خوبصورت ہے خوش دل ہے یہ سونے کی چڑیا اگر دام میں پھنس گئی تو پھر سمجھنا چاہیئے کہ غریب چیمپو مرتے دم تک بن بیاہا رنڈوا رہیگا۔

سوسی کو ڈھونڈنے کمرے میں اس لئے گئی کہ سبز کو اپنی نگاہ سے دیکھ لے اور جس چیز کی کمی ہو اوسے پورا کرے۔ بس یہی موقع تھا میں تیر کی طرح کمرے میں گھسا۔ سوسی خدا جانے کیا سمجھی کمرے سے متصل ایک کوٹھری میں چیخ مار کر گھس گئی۔ اور اندر سے کنڈی چڑھا لی۔ کمرہ خالی تھا میری حرکات کے پاؤں میں لوگوں کی زنجیر نظر ڈھکی یعنی جھینپنے کے اسباب نہ تھے میں نے زور سے کواڑوں کو دھکا دیا۔ دل دھڑک رہا تھا کہ کہیں بدمعاش ناظم نہ آ جائے اور بنا بنایا کھیل بگڑ جائے۔ کی بھی مارے ڈر کے گھگھی بندھ گئی۔ تابڑ توڑ زور لگانے پر بھی نہ کھلا اندر سے آواز آئی

"دھیا آخر یہ ہے کیا معاملہ جو کچھ کہنا ہو باہر ہی سے کہو"

میں: "ابھی باہر آکے سنو"

وہ: "دیکھو پھر میں ابھی اماں کو پکارتی ہوں"

میری پیٹھ ٹھونکنے میں نے دروازے میں گھسنے کا ارادہ زور لگایا۔ آخر کنڈی بھی ٹوٹ گئی۔ دروازہ کھل گیا۔ سوسی کے آگے ہاتھ جوڑ کے "خدا کے لئے ایک بات میری سن لو"

کوٹھری میں اندھیرا تھا مجھے نہیں معلوم کہ دیکھ لگاہوں کی برق مجھ پر گری یا نہیں۔ مگر میں نے دیکھا کہ وہ اپنا سایہ درست کر رہی ہے۔ اور سانس پیٹ میں نہیں سماتی۔ میں ادھر سے پیٹھ موڑ کے کھڑا ہو گیا ایک لمحہ کے بعد وہ خود ہی باہر نکل آئی۔

وہ: "کہو۔ کیا کہتے ہو؟"

آنکھیں چار ہوتے ہی شرم کا پتھر میرے جسم کی فضا کو گھیرنے لگا زبان لڑکھڑائی۔ حواس نے کوچ کی صدا لگائی۔ پھر بھی میں نے زور لگایا اور کانپتے کو نکے نرخرے کی آنت سے کچھ ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکال ہی دیئے۔

"تم سا سا سا یہ درست .... ہاں ۔ میں ۔ تم پر مرتا ..... ہوں"

سوسی: "ہٹو بے دوو۔ رنگ والی گلہری مرنے کی ایک ہی ہوئی۔ جیتا ہے ہوش میں آؤ۔ تم مرا کرو میں تو نہیں مرتی"

میں: "تو کیا ہی بدقسمتی۔ موت"

سوسی: "کہہ۔ پھر جو کہو"

میں: "اُف"

سوسی: "میں کہتی ہوں کہ آج صبح تک تم کہاں تھے۔ اگر ایسی ہی عشق کی چربی آنکھوں میں چھائی ہوئی تھی تو مہینہ بھر میں کسی وقت اپنے دل کا حال کہا ہوتا۔ اب تو میں ایک شریف آدمی سے قول ہار چکی۔ ابھی آدھا گھنٹہ گزرا ہے"

پشت پر سے آواز آئی۔

"وہ بیل منڈھا کو دہی گون یہ اچنبھا دیکھے کون"

"وہ ہیجڑے کو عشق۔ بانجھ کو دردزہ"

اضطراب کی جگہ ہے میں جھلا ان کلمات کو کس طرح برداشت کرتا۔ آخر جا کا اور سیدھی کوٹھری میں گھسا جس میں سوسی پہلے بیٹھی تھی۔ اتفاق کی بات اس کوٹھری سے غسلخانہ کو راستہ گیا تھا اور غسلخانے کے دروازے پر میز رکھی ہوئی تھی میز پر ٹب تھا اور ٹب میں خدا جانے کب سے پانی بھرا ہوا تھا جس میں لوگوں نے صابون سے ہاتھ دھوئے تھے جاتے ہی میں پاؤں پھسلا۔ چلو بھر پانی تو نہیں پورے ایک ٹب بھر پانی میں ڈوب گیا

اُنیسواں باب

ڈوبے جاؤں تو دریا نے پایاب مجھے

خاتمہ کا نشہ

صابون محلول کے ظرف سے؟ تم نے مجھے نکالا۔ آنکھوں میں صابن کی جھاگ تھی شکر ہے کہ آنکھیں بند تھیں ان زہر خند کرنے والوں کے روشن نہیں دیکھتا جو شعر کی بدولت کمرے میں جمع ہو گئے تھے۔ ابا کے ہاتھ میں میرا ہاتھ ہے آنسو جاری ہیں۔ پانی میں تیر کر کوٹھری سے نکلے چوہے کی طرح شکرانہ ادا کیا۔ آنکھیں اگرچہ جل رہی ہیں لڑکیاں پھبتیاں کہہ رہی ہیں "تیری میری جوڑی ایک اندھا ایک کو ڈھی" ابا نے کہا دل کی کیفیت تیز ہے۔ میں نے کہا سچ ہے تیزی کا اثر آنکھوں میں موجود ہے۔ پس سوسی اور اس کے کوڈی شوہر کے نکاح میں شریک نہیں ہو سکا۔ چند روز کے بعد میاں ناظم دولہا بنے

مرض ہیضہ سے نجات بخشنے والے تیر بہدف ادویہ

جوہر حیات

یہ دوا ہیضہ [illegible] اکسیر کا کام کرتی ہے [illegible] مریض کو سکون میسر ہوتا ہے حالت کیسی ہی خراب ہو آنکھوں میں حلقے پڑ گئے ہوں نبض ڈوب رہی ہو لیکن اس دوا سے [illegible] ۔ [illegible] قیمت فی شیشی کلاں عہ خرد ۸؎

حب فادزہر

[illegible] حیات ہے [illegible] ۔ تمام زہر [illegible] ہے قیمت فی درجن ۸؎

فہرست کلاں طلب فرمایئے مفت روانہ ہوگی

امراض وبائیہ و بالخصوص ہیضہ سے بچنے کے تدابیر

اطبائے دواخانہ معدن الادویہ کا بیش بہا مشورہ

۱ ۔ [illegible] مکان میں رہنا جس میں دھوپ و ہوا کافی گذرتی ہو۔

۲ ۔ گرد و نواح گندگی سے مکان کو صاف رکھنا [illegible] ۔ بچی ۔ [illegible] ۔ کافور ۔ ناگرموتھا ۔ برگ ترنج ۔ برگ جھاؤ وغیرہ کا جلانا۔

۳ ۔ کافور کا ہر وقت اپنے پاس رکھنا اور سونگھنا ۔ [illegible] وغیرہ کا پاس رکھنا اور سونگھنا۔

۴ ۔ سرکہ خالص ۶ ماشہ پودینہ اور [illegible] روزانہ صبح کو پلایا جائے ۔ [illegible] روزانہ [illegible] گلاب میں حل کر پینا ۔ [illegible] کی ۳ عدد کالی مرچ پیس کر پینا۔

۵ ۔ [illegible] زیادہ محنت و ریاضت ۔ دھوپ میں چلنے اور شب بیداری سے پرہیز کریں۔

۶ ۔ غذائے لطیف کا استعمال کریں اور تھوڑی بھوک ۔ [illegible] سے پرہیز ہوں۔

۷ ۔ فصلی میوے ترکاریاں [illegible] ۔ بینگن ۔ [illegible] ۔ کھیرا ۔ [illegible] ۔ چنے کی دال ۔ [illegible] ۔ تمام ریاحی و بادی اشیاء سے سخت پرہیز رہیں۔

۸ ۔ [illegible] قسم کے دیگر خیالات [illegible] سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۹ ۔ [illegible] مریض کو [illegible] صاف [illegible] ۔ [illegible] جاوے۔

ہر قسم کا طبی مشورہ بلا کسی فیس کے حاصل ہو سکتا ہے

مہتمم دواخانہ معدن الادویہ ۔ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ۔

امراض وبائیہ و ہیضہ سے حفاظت کرنیوالے معدہ کو تقویت دینیوالے مجرب ادویات

حافظ طاعون و ہیضہ

یہ دوا امراض وبائیہ میں تقدم بالحفظ کے لیے استعمال کی جاتی ہے خصوصاً [illegible] طاعون میں بے انتہا مفید ہے [illegible] استعمال سے [illegible] ۔ قیمت فی کلاں [illegible] خرد ۱۲؎

عرق ہاضم تریاق

یہ عرق ہیضہ اور [illegible] سے حفاظت کرتا ہے [illegible] ۔ پیٹ کے درد کو دور کرتا ہے اور غذا کو ہضم کرتا ہے۔

فی شیشی کلاں [illegible] خرد ۱۲؎

اپنا پتہ و نام صاف لکھیے اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

شرائط ایجنسی

(۱) [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible] ختم ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی

(۳) [illegible] کی ایجنسی قبول نہ کی جائے۔

(۴) بحساب [illegible] فی پرچہ قیمت [illegible] کرنا ہوگا اور [illegible] کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) [illegible] ۔

(۲) [illegible] ۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی

[illegible] ۔

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] لکھنؤ میں [illegible] چھپ کر شائع ہوا